نواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## بروز جمعرات 25اپریل2019

## فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

## بابت

# محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ

لاہور میں درختوں کی کٹائی سے متعلقہ تفصیلات

*972: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیاوزیرہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پچھلے 5 سال میں سگنلز فری روڈاور اورنج ٹرین کے لیے سینکڑوں کے حساب سے قدیم اور قد آور درخت لاہور میں کاٹے گئے؟

(ب) ان قیمتی درختوں کو کس قانون کے تحت کاٹا گیا؟

(ج) اس ناقابل تلافی نقصان کے ازالہ کے لیے پچھلے 5 سالوں میں کتنے نئے درخت لگائے گئے تو ان کی نشاندہی کی جائے؟

(د) ان کی حفاظت کا کیا طریق کار ہے، واضح کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2018 تاریخ ترسیل 13 فروری 2019)

جواب

وزیرہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں سگنل فری روڈ سے 95 درخت شیشم یونٹ 1262.221 کاٹے گئے ہیں۔اورنج لائن ٹرین کے راستے میں 198 درخت کاٹے گئے۔

(ب) اورنج ٹرین لائن اور سگنل فری روڈ کی تعمیر ایک عوامی فلاحی منصوبہ تھا جسے LDA اور TEPA نے مکمل کیا پی ایچ اے نے درختوں کی کٹائی کا کام ڈیپازٹ ورک کی حیثت سے کیا ایسے منصوبوں میں جب سرکاری طور پر زمین حاصل کرلی جاتی ہے تو منصوبے کی تکمیل کیلئے درختوں اور

دوسری عمارتوں وغیرہ کو ہٹانا ضروری ہوتا ہے۔ پی ایچ اے ایکٹ 2012 کی شق 5 / 21 کے مطابق غیر سرکاری سطح پر بلا اجازت درخت کاٹنا منع ہے تاہم اتھارٹی کو عوامی فلاح کیلئے ایسا کرنا پڑا جس کی ایکٹ میں کوئی ممانعت نہیں مزید یہ کہ مکمل ہو جانے والی سڑکوں پر درخت لگوا دیئے گئے۔ جبکہ اورنج ٹرین لائن کے روٹ پر بھی 1600 کے قریب درخت لگانے کا منصوبہ ہے۔ ایل ڈی اے اور ٹیپا کے جاری شدہ خطوط کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جیل روڈ سگنل فری Corridor میں پانچ سو درخت جبکہ ایوان تجارت سگنل فری روڈ پر موقع کی مناسبت کے مطابق 85 درخت لگائے گئے۔ اورنج لائن ٹرین کے راستے پر کام مکمل ہوتے ہی درخت لگا دیئے جائیں گے۔ اندازے کے مطابق یہاں 1600 کے قریب درخت لگانے کی گنجائش ہے۔

(د) ان کی حفاظت کیلئے مالی اور سیکیورٹی گارڈز موجود رہتے ہیں۔ جبکہ بروقت پانی دینے اور بیماریوں سے بچانے کے لئے ادویات و کھاد ڈالنے کا مربوط نظام موجود ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اپریل 2019)

لاہور: لیاقت آباد میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1206: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیاقت آباد تحصیل ماڈل ٹاؤن لاہور کے محلہ جات جن میں پنڈی راجپوتاں، سالار روڈ، اکبر شہید روڈ، کوثر کالونی اور سرکاری بھٹہ وغیرہ میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ب) سال 19-2018 میں مذکورہ سکیم کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں پانی پینے کے قابل نہ ہے جس کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقے میں واٹر سپلائی ٹھیک کرنے اور واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 7 مارچ 2019)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کوئی فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہے۔ مذکورہ علاقوں کے درج ذیل مقامات پر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں اور لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں:

1۔ لیاقت آباد نزد سالار روڈ پنڈی راجپوتاں اور کوثر کالونی

2۔ اکبر شہید روڈ

3۔ ایس (S) بلاک ماڈل ٹاؤن

4۔ آر (R) بلاک ماڈل ٹاؤن

5۔ کیو (Q) بلاک ماڈل ٹاؤن

(ب) مالی سال 19-2018 میں مذکورہ علاقوں میں فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کے حوالے سے کسی سکیم کی ضرورت نہیں ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ علاقے میں پانی پینے کے قابل نہ ہے۔ مارچ 2019 میں مذکورہ علاقے سے پانی کے نمونہ جات لے کرواسا لیبارٹری میں چیک کیے گئے ہیں اور رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے لیے موزوں ہے۔ رپورٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ علاقے کا فراہمی آب کا نظام درست کام کر رہا ہے اور پانی کے نمونہ جات واسا لیبارٹری میں چیک کیے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے لیے موزوں ہے۔ مذکورہ علاقے میں 5 فلٹریشن پلانٹس پہلے ہی کام کر رہے ہیں لہذا نئے فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر مزید کہیں ضرورت ہوئی تو وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگایا جا سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اپریل 2019)

فیصل آباد: پی پی 115 میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1249: جناب علی عباس خاں: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 115 فیصل آباد میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے کتنے منصوبہ جات موجود ہیں؟

(ب) کتنے منصوبہ جات چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت مذکورہ حلقہ میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 20 مارچ 2019)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ زون پی پی 115، فیصل آباد کا زیادہ تر علاقہ شہری ہے۔ تاہم کچھ علاقہ دیہی ہے جو کہ تین دیہاتوں پر مشتمل ہے۔ جن میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی ہیں۔ جو کہ متعلقہ دیہات کی یوزر کمیٹی کے زیر انتظام ہیں ان سکیموں سے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جارہا ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 198 رب، منیاوالہ۔

2۔ واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 199 رب، فخر آباد۔

3۔ واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 199 رب، گٹ والا۔

واسا فیصل آباد

اس وقت خیابان کالونی، سعید کالونی، امین ٹاؤن اور ملحقہ علاقوں میں واٹر سپلائی کی کچھ لائنز زیر تکمیل اور کچھ بچھائی جاچکی ہیں۔

(ب) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ زون

دیہی علاقہ میں متذکرہ بالا صرف تین دیہات ہیں اور ان میں واٹر سپلائی سکیمز باخوبی چل رہی ہیں۔ اور کوئی سکیم بند نہ ہے۔

واسا فیصل آباد

تمام پرانے منصوبہ جات مکمل فعال ہیں اور کوئی بھی خراب حالت میں نہ ہے۔

(ج) واسا فیصل آباد

اس حلقہ کی واٹر سپلائی سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے اور پانی کی استعداد بڑھانے کے لئے ایک منصوبہ ماسٹر پلان فیصل آباد نے تجویز کیا گیا ہے جس کی فنڈنگ (JICA) سے ہو گی اور اس کی لاگت 7 ارب کے قریب ہو گی۔ اس کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 20-2019 میں بھی تجویز کیا گیا

ہے JICA نے سروے کے لیے کنسلٹنٹ تعینات کر دیئے ہیں۔ جنہوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ یہ منصوبہ سال 2023 میں مکمل ہو جائے گا، جس سے جھال واٹر ورکس کی پیداوار میں اضافہ ہو گا اور اس منصوبہ میں 30 کلو میٹر ٹرانسمیشن لائن اور ڈسٹری بیوشن سسٹم شامل ہے۔ مزید بر آں فیصل آباد میں 14۔ارب مالیت سے واٹر ریسورس فرنچ فیز۔II، فرنچ ڈویلپمنٹ ایجنسی کے تعاون سے (AFD-Funding) زیر تکمیل ہے جس کے مکمل ہونے سے ان علاقہ جات میں پانی کی سپلائی میں مزید بہتری آئے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اپریل 2019)

ساہیوال: پی ایچ اے کے پاس سرکاری گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1276: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے ساہیوال کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں ان میں سے کتنی ناکارہ ہیں؟

(ب) کتنی گاڑیاں افسران کے زیر استعمال ہیں اور کتنی گاڑیاں اور ٹریکٹر پارکس کے کاموں کیلئے مختص ہیں؟

(ج) مندرجہ بالا وہیکلز کیلئے مینٹیننس / پٹرول کی مد میں سال 17-2016 اور 18-2017 میں کتنے اخراجات ہوئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا پی ایچ اے ساہیوال کے پاس گاڑیاں / ٹریکٹرز کی تعداد پارکس / آبادی کے لحاظ سے کافی ہے اگر کم ہے تو کب تک مزید فراہم کرنے کا ارادہ ہے؟

(ہ)پی ایچ اے ساہیوال کی حدود میں کون کونسے پارکس اور روڈز ہیں کیا میونسپل کمیٹی کمیر میں پی ایچ اے کام کررہی ہے اگر ہاں تو کتنا کام اس کمیٹی کی حدود میں ہوا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 22 مارچ 2019)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) صرف ایک گاڑی ڈبل کیبن ڈالہ ترمیم شدہ ازاں سنگل کیبن ہے اور کوئی بھی ناکارہ گاڑی نہ ہے۔

(ب)(i) صرف ایک گاڑی جو کہ ترمیم شدہ ڈبل کیبن ڈالہ افسران کے زیر استعمال ہے۔ جبکہ مشینری کی مد میں 8 ٹریکٹر اور 2 اسوزو گاڑی واٹر باؤزر ہیں جو کہ پارکوں اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال، پانی دینے اور دیگر امور کے لئے مختص ہیں۔

(ii)۔ تمام مشینری قابل استعمال ہے اور کوئی بھی ناکارہ نہ ہے۔

(ج) درج بالا گاڑی / مشینری کے استعمال اور دیکھ بھال وغیرہ کے اخراجات برائے سال 17-2016 اور 18-2017 اس طرح ہیں

i۔ سال 2016-2017 = 30,73,624/- روپے

ii۔ سال 2017-2018 = 50,98,178/- روپے

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د)(i)پی ایچ اے ساہیوال کے پاس افسران کے استعمال کے لئے گاڑیاں موجود نہ ہیں۔ صرف ایک ترمیم شدہ سنگل کیبن ڈالہ ہے جو کہ دیگر اشیاء اور پودوں کی نقل و حمل کے علاوہ بوقت ضرورت افسران بھی اسی کو استعمال کرتے ہیں۔

(ii)پی ایچ اے ساہیوال کو افسران کے لئے سرکاری گاڑیوں کی اشد ضرورت ہے۔

(iii)پی ایچ اے ساہیوال کے پاس پارکس کی تعداد کے حساب سے موجود ٹریکٹروں کی تعداد مناسب ہے اور پارکس / گرین بیلٹس کو پانی فراہم کرنے کے لئے گاڑیوں / واٹر باؤزر کی مناسب تعداد موجود ہے۔

(ہ)(i)پی ایچ اے ساہیوال اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود) شہری حدود ساہیوال) میں کام کر رہی ہے۔

(ii)پی ایچ اے ساہیوال کے زیر انتظام پارکس کی تعداد 29 برقبہ 116.42 ایکڑ، گرین بیلٹس کی تعداد 20 برقبہ 32 ایکڑ اور چوک وغیرہ کی تعداد 12 رقبہ 2.8 ایکڑ ہے۔ نرسری پی ایچ اے کا رقبہ 2 ایکڑ ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii)میونسپل کمیٹی کمیر میں پی ایچ اے ساہیوال کام نہیں کر رہی ہے۔ پی ایچ اے ساہیوال کے مالی و تکنیکی معاملات، افرادی قوت کی تعداد اور دیگر امور کی وجہ سے پی ایچ اے ساہیوال شہر سے باہر کام کرنے سے قاصر ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اپریل 2019)

تحصیل جام پور عوامی کالونی میں سیوریج کے پانی کی نکاسی سے متعلقہ تفصیلات

*1416: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عوامی کالونی تحصیل جام پور (راجن پور) میں سیوریج سسٹم نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیوریج کا گند پانی کالونی کے درمیان ایک کھولے پلاٹ میں پھینکا جا رہا ہے جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت عوامی کالونی میں سیوریج سسٹم ڈالنے اور سیوریج کے پانی کو کالونی سے باہر کسی سرکاری جگہ پر پھینکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 17 اپریل 2019)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) اس وقت عوامی کالونی میں سیوریج سسٹم نہ ہے۔ گندے پانی کی نکاسی کیلئے اس کالونی میں نالیاں بنی ہوئی ہیں۔

(ب) میونسپل کمیٹی جام پور کی ذمہ داری ہے کہ اس کالونی کے گندے پانی کو نکالنے کیلئے نالیوں کی صفائی کا خاطر خواہ انتظام کرے۔ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات خالی پلاٹ میں گندا پانی جمع ہو جاتا ہے۔

(ج) درج ذیل منصوبہ مبلغ 365.753 ملین روپے کے تخمینہ سے مورخہ 23.12.2014 کو منظور ہوا۔

"اربن سیوریج ڈرینج ٹف ٹائیل سکیم جام پور سٹی تبدیلی پرانا سیور اور نیو سیور سسٹم ان فیصل کالونی، شاہ جمال کالونی اور ستار والا جام پور ضلع راجن پور"

اس پر اب تک 220.169 ملین فنڈز مہیا کئے گئے۔ جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ ڈسپوزل سسٹم مکمل ہو گیا ہے۔ ٹرنک سیور کا 70٪ کام ہو گیا ہے۔ مزید کام جاری ہے ٹرنک سیور مکمل ہونے کے بعد

اندرون شہر سیور اور بقایا کام کیا جائے گا۔ عوامی کالونی ایسٹیمیٹ میں شامل ہے جیسے ہی مزید فنڈز مہیا ہوئے سیور و نالیوں کا کام اس کالونی میں مکمل کیا جائے گا۔

تاریخ وصولی جواب 24 اپریل 2019)

میانوالی: ٹولہ بانگی خیل میں واٹر سپلائی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*1505: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹولہ بانگی خیل ضلع میانوالی میں 2013 میں واٹر سپلائی کی سکیم مکمل ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکیم مکمل ہونے کے باوجود ابھی تک اس گاؤں کے باسیوں کو پینے کے لئے پانی سپلائی نہیں کیا جارہا جس کی وجہ بجلی کے Voltage کی کمی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کو چالو کرنے کے لیے ٹرانسفارمر کی خرید کے لیے فنڈز بھی فراہم کیے گئے تھے؟

(د) کیا حکومت اس سکیم کو جلد از جلد عوام کے مفاد کی خاطر جنریٹر پر چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 فروری 2019 تاریخ ترسیل 19 اپریل 2019)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ بجلی کی وولٹیج کی کمی کا سامنا ہے جس کی وجہ سے پانی کی باقاعدہ سپلائی نہیں ہوتی

(ج) درست نہیں ہے۔

(د) مذکورہ سکیم کو سولر انرجی پر چلانے کے لئے PC-I میں شامل کر دیا گیا ہے اور فنڈز مہیا ہونے پر اگلے مالی سال میں سکیم کو سولر انرجی پر چلا دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اپریل 2019)

فیصل آباد: واسا میں مختلف آبادیوں کے سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*1542: جناب حامد رشید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ 7 چک ج ب فیصل آباد میں سیوریج اور واٹر سپلائی کا موثر نظام نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں 50 سال سے قائم مختلف آبادیوں کا سیوریج واسا فیصل آباد نے ریکوری کو بنیاد بناتے ہوئے بند کر رکھا ہے؟

(ج) حکومت واسا فیصل آباد میں مشینری اور فنڈز کی کمی دور کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) علاقہ 7 چک میں سیوریج سسٹم Faisalabad Area Upgradation Project (FAUP) کے تحت 1992 میں لگایا گیا تھا اور اس علاقہ میں سیوریج کے پانی کے نکاس کے لئے

کوئی ڈسپوزل سٹیشن نہ بنایا گیا تھا اور تمام سیوریج سسٹم کو ایک مین لائن کے ذریعے پھاڑنگ نالہ میں ڈالا گیا تھا۔ اس چک کے رہائشی واسا کے واجبات ادا نہیں کرتے۔

واٹر سپلائی سکیم بھی FAUP کی طرف سے لگائی گئی تھی جس کے تحت 1870 کنکشن لگائے گئے تھے اور جن میں سے صرف 54 لوگ بل ادا کر رہے ہیں۔ اس چک کی واٹر سپلائی کا مین کنکشن بند کیا گیا تاکہ ریکوری ہو سکے۔ بعد میں متعلقہ علاقہ کے پارلیمنٹرین کی یقین دہانی پر کنکشن بحال کر دیا گیا لیکن ریکوری نہ ہو سکی۔

(ب) واسا درج ذیل پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونیوں / آبادیوں کا سیور بند کرتا ہے

(۱) جو کہ ایف ڈی اے سے منظور شدہ نہ ہوں۔

(۲) جنہوں نے کنکشن سے پہلے واسا سے کسی قسم کا NOC نہ لیا ہو۔

(۳) جو واسا کے واجبات دینے سے انکاری ہوں۔

(ج) واسا کے پاس سیور کے سلسلہ میں مناسب مشینری موجود ہے جو کہ جاپان نے مہیا کی ہے تاہم سیلابی صورتِ حال سے نمٹنے کے لئے ماضی میں مشینری کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک سکیم ADP میں بھجوائی گئی تھی جو کہ منظور نہ ہو سکی۔ مزید براں واسا کے ٹیرف کو بڑھانے کے لئے سمری صوبائی کابینہ کے پاس منظوری کے لئے بھیجی جا چکی ہے اور اس کی منظوری کے بعد واسا کے پاس اپنے اخراجات کو کسی حد تک پورا کرنے کے لئے مناسب فنڈز دستیاب ہوں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اپریل 2019)

لاہور کے علاقہ الحمد کالونی شجاع روڈ اچھرہ میں گٹر کے پانی کو صاف پانی میں آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

*1562: محترمہ ربیعہ نصرت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الحمد کالونی، شجاع روڈ اچھرہ لاہور میں گٹروں کا پانی واسا کے صاف پانی کے ساتھ مکس ہو کر آرہا ہے جس کی وجہ سے شجاع روڈ کے رہائشی مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت واسا لاہور سے اس مسئلے کو فوری حل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے مذکورہ علاقہ کے لوگوں کو سیوریج کی آمیزش والا پانی پینے کے لیے فراہم کیا جارہا ہے۔ جب بھی پینے کے پانی میں آلودگی کی آمیزش کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً واسا کا عملہ موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کرتا ہے اور واٹر سپلائی لائن کی فلشنگ، کلورینیشن کرنے کے بعد پانی کے نمونہ جات لے کر انہیں واسا لیبارٹری میں ملک کے مقررہ معیار کے مطابق تجزیہ کیا جاتا ہے اور یہ عمل اس وقت تک جاری رکھا جاتا ہے جب تک کہ پانی آلودگی سے پاک نہیں ہو جاتا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنے ہی ہاؤس کنکشن کا لیک ہونا ہوتا ہے جس کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہی ہوتی ہے۔ تاہم شکایت موصول ہونے پر واسا صارف کا پائپ بھی مرمت کر دیتا ہے۔

(ب) مذکورہ علاقہ میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ اور پانی میں آلودگی کے حوالے سے کوئی تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ مزید برآں الحمد کالونی سے ملحقہ کلفٹن کالونی میں واٹر فلٹریشن پلانٹ موجود ہے اور لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اپریل 2019)

لاہور: پی پی 150 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1564: محترمہ ربیعہ نصرت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 150 لاہور میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 150 لاہور کے متعدد علاقہ جات خاص کر یو سی 58 لاہور محلہ اسلام پورہ احمد دین پارک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ جات میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(د) مذکورہ حلقہ میں سال 19-2018 کے بجٹ میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور حکومت مذکورہ علاقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کب تک لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) حلقہ پی پی 150 لاہور میں واسا کے زیر انتظام 16 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کیے گئے ہیں جو کہ تمام درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ پی پی 150 لاہور کے متعدد علاقہ جات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے۔ پی پی 150 لاہور میں 16 واٹر فلٹریشن پلانٹس واسا لاہور کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں۔ مذکورہ

حلقہ کی یونین کونسل 58 میں چشتیاں لیڈیز پارک کے مقام پر بھی ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہے جو کہ درست کام کر رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ علاقے میں پانی پینے کے قابل نہ ہے۔ پینے کے پانی کو جراثیم سے پاک کرنے کے لیے کلورینیٹر سے پانی میں کلورین ملائی جاتی ہے۔ ٹیوب ویلوں اور گھریلو کنکشنز سے روزانہ کی بنیاد پر پانی کے نمونہ جات کو حاصل کیا جاتا ہے اور واسا لیبارٹری میں پانی کے نمونہ جات کو ملک کے مقررہ معیار کے مطابق تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ میں 16 واٹر فلٹریشن پلانٹس پہلے ہی کام کر رہے ہیں اور لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اگر مزید کہیں ضرورت ہوئی تو وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگایا جاسکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اپریل 2019)

## ضلع رحیم یار خان میں واٹر سپلائی سکیمز سے متعلقہ تفصیلات

*1576: سید عثمان محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی کون کون سی سکیمیں اور منصوبہ جات سال 18-2017 میں مکمل کی گئیں؟

(ب) ضلع ہذا میں کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں چالو حالت میں اور کتنی بند پڑی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 18-2017 کے دوران کل چار واٹر سپلائی سکیمیں مکمل کی گئیں۔ جن کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

1۔ بسم اللہ پور تحصیل رحیم یار خان۔

2۔ موضع شاہ گڑھ تحصیل رحیم یار خان۔

3۔ چک نمبر 216/P تحصیل صادق آباد۔

4۔ چک نمبر 72/A تحصیل خان پور۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں کل 236 دیہی واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی جس میں سے 150 سکیمیں چالو حالت میں ہیں۔ اور 86 سکیمیں بند پڑی ہیں۔ ان میں سے 18 واٹر سپلائی سکیموں کی دیہی کمیونٹی زیرِ زمین میٹھا پانی ہونے کی وجہ سے ان کو چلانے میں عدم دلچسپی ظاہر کرتی ہے۔ جبکہ 68 سکیمیں زائد المعیاد ہونے کی وجہ سے بند پڑی ہیں، جن کو مرحلہ وار چالو کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اپریل 2019)

راجن پور: تحصیل جام پور کے پرانے سیوریج سسٹم کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

*1578: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جام پور شہر (ضلع راجن پور) میں سیوریج سسٹم کب ڈالا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیوریج سسٹم بہت پرانا ہے اور اکثر بند رہتا ہے جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت جام پور شہر کے پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جام پور شہر میں 98-1997 میں سیوریج ڈالا گیا۔

(ب) پرانے سیوریج کو چلانے کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی جام پور کی ہے۔

(ج) درج ذیل منصوبہ مبلغ 365.753 ملین روپے کے تخمینہ سے مورخہ 23.12.2014 کو منظور ہوا۔

"اربن سیوریج ڈرینج ٹف ٹائیل سکیم جام پور سٹی تبدیلی پرانا سیور اور نیو سیور سسٹم ان فیصل کالونی، شاہ جمال کالونی اور تتاروالا جام پور ضلع راجن پور" اس پر اب تک 220.169 ملین فنڈز مہیا کئے گئے۔ جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ ڈسپوزل سسٹم مکمل ہو گیا ہے۔ ٹرنک سیور کا 70٪ کام ہو گیا ہے۔ مزید کام جاری ہے ٹرنک سیور مکمل ہونے کے بعد اندرون شہر سیور اور بقایا کام کیا جائے گا

(تاریخ وصولی جواب 23 اپریل 2019)

لاہور — محمد خان بھٹی

مورخہ 24 اپریل 2019 — سیکرٹری

## بروز جمعرات مورخہ 25 اپریل 2019 کو محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

| نمبر شمار | نام رکن اسمبلی | سوالات نمبر |
|---|---|---|
| 1 | محترمہ عظمیٰ کاردار | 972 |
| 2 | چودھری افتخار حسین چھچھر | 1206 |
| 3 | جناب علی عباس خاں | 1249 |
| 4 | جناب محمد ارشد ملک | 1276 |
| 5 | محترمہ شازیہ عابد | 1578-1416 |
| 6 | جناب محمد طاہر پرویز | 1505 |
| 7 | جناب حامد رشید | 1542 |
| 8 | محترمہ ربیعہ نصرت | 1564-1562 |
| 9 | سید عثمان محمود | 1576 |

نواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## بروز جمعرات 25۔اپریل 2019

## فہرست غیر نشان زدہ سوال و جواب

## بابت

## محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

# لاہور: لیاقت آباد میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

**443: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے ساتھ ملحقہ آبادی لیاقت آباد کا سیوریج 30 سال پرانا ہے سیوریج کے پائپ ٹوٹنے کی وجہ سے صاف پانی کی لائنوں میں شامل ہو گیا ہے اور لوگوں کے گھروں میں واٹر سپلائی والا پانی پینے کے لیے فراہم کیا جارہا ہے؟

(ب) سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ علاقہ کے لئے کتنا بجٹ سیوریج کی سکیم کے لئے مختص کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں نیا سیوریج ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 فروری 2019 تاریخ ترسیل 26 فروری)

## جواب

## وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ لیاقت آباد کا سیوریج پرانا ہے لیکن درست کام کر رہا ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ اس علاقے کے لوگوں کو سیوریج کی آمیزش والا پانی پینے کے لیے فراہم کیا جارہا ہے۔ مارچ 2019 میں مذکورہ علاقے سے پانی کے نمونہ جات لے کر واسا لیبارٹری میں چیک کیے گئے ہیں اور رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے لیے موزوں ہے۔ رپورٹ کی کاپی منسلک ہے۔ جب بھی پینے کے پانی میں سیوریج زدہ پانی کی آمیزش کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے اور شکایت رفع کی جاتی ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنے ہی ہاؤس کنکشن کا لیک ہونا ہوتا ہے جس کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہی ہوتی ہے۔ تاہم شکایت موصول ہونے پر واسا صارف کا پائپ بھی مرمت کر دیتا ہے۔

(ب) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ علاقے کی سیوریج کی تبدیلی کے حوالے سے کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

(ج) چونکہ مذکورہ علاقے کا سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے فی الحال سیور تبدیلی کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اپریل 2019)

| | |
|---|---|
| لاہور | محمد خان بھٹی |
| 24 اپریل 2019 | سیکرٹری |